ما شاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ

بفضل خالق انام رسالہ فیض انتظام مشتمل بر ہدایت اہل اسلام مسمے بہ

تمیز الکلام

در بیان

حلال و حرام

باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن تربیت یافتہ برادر معظم محمد مصطفی خان مغفور

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي خلق الوحوش والطيور والجن والانسان وفضله على
سب تعریف اللہ کو جسنے پیدا کیے چرندے اور پرندے اور پری اور آدمی اور بزرگی دی اوسکو
سائر الحیوان بنعمتی النطق والبیان والصلوٰة والسلام الاتمان علی رسوله
سب جانداروں پر دو خوبیوں گویائی اور بیان سے اور درود اور سلام پورے اوسکے پیغمبر پر کہ محمد
محمد صاحب الآیات والبرهان وعلی آله واصحابه الذین قمعوا بنیان الکفر و
صاحب نشانیوں اور دلیل کا ہی اور اوسکے آل اور یاروں پر جنہوں نے کھودی بنا کفر اور
الطغیان وعلی المجتهدین الذین انتشر بهم احکام الاحادیث والقرآن
زیادتی کی اور کوشش والوں پر جنکے سبب پھیلے حکم حدیث اور قرآن کے
امابعد حمد اور نعت کے خاکپای علمای زمن محمد صالح ابو الحسن انبته الله نباتا

حسناً و صانہ عن الہم و الحزن خدمت علمای نامدار و طالب علمان ذوی الاقتدار کے
التماس کرتا ہو کہ یہ رسالہ مشتمل ہے اوپر حلت اور حرمت جانورون کے عموماً و خصوصاً موافق
چارون مذہب اہل سنت و الجماعۃ اور پانچوین مذہب اثنا عشری کے مع تعیین نام ہندی
و فارسی و عربی و ترکی بعضے جانورون مشہور کے اور مسائل ضروریہ ذبح و شکار
ہر مذہب کے ہر چند کتاب کامل النصاب غایۃ البیان فی احکام الحیوان تصنیف اسوۃ الکاملین
نخبۃ العارفین قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین خاتم الفقہا و المحدثین مولانا استاذنا مولوی محمد معین
اسکنہ اللہ تعالیٰ فی اعلیٰ علیین کی اس فن مین کافی اور وافی ہو کہ آج تک اوسکے مثل
کسی نے متقدمین و متاخرین سے تصنیف نہین کی قطع نظر احکام حیوانات کے مسائل
عقیقہ اور اضحیہ وغیرہ کے اس بسط اور تفصیل سے اوسمین مذکور ہین کہ اوسکے سامنے
احتیاج متون و شروح و فتاویٰ کی باقی نہین رہی لیکن باعث لکھنے اس رسالے کا
یہ ہی کہ درین ولا بعضے صاحبزادون نے رسالہ غایۃ الکلام فی بیان الحلال و الحرام
اس فن مین جمع کرکے اپنی تشہیر کے لیے بعضے صاحبون کی تقلید سے چھپوا کر تقسیم کیا
دیکھنے والون نے جو بہت مسئلے حلت و حرمت کے اوسمین خلاف اقوال علماے
واعظین فرنگی محل کے پائے ہر کسی سے پوچھنے لگے رفتہ رفتہ اوسکے عجائب المخلوقات کا
شہر لکھنؤ مین شہرہ ہوا فی الواقع دیکھا تو کمال بیباکی سے بہت مقام پر کچھ کا کچھ لکھا ہی
اور سوا اسکے اسقدر اغلاط و خطاسے مملو ہی کہ اگر اوسکو فہرست اغلاط کہین تو ہو سکتا ہی
اور مزیل الاغلاط اوسکا بھی اوسی قدر لکھا جاے تو بجا ہی لیکن راقم الحروف نے

خطا پکڑی ہی ہر چیز مین نفسانیت جانکر تحقیق حلت اور حرمت پر اکتفا کیا اور ثواب کے لیے
اور گناہ سے بچنے کے واسطے عامۂ مومنین کو حقیقت حال پر مطلع کیا ہر چند بمقتضای
بشریت کوئی مصنف خالی خطا اور مسامحہ سے نہین ہوتا الا ماشاء اللہ لیکن خطاے علماے
کاملین لائق تصانیف کی اور طرح کی ہوتی ہو اور خطا ناواقفین کی اور ہو بلکہ ایک لفظ سے
علم اور جہل کا حال کھل جاتا ہو اگرچہ ظاہر مین آدمی آپ کو لباس علما اور حجاج سے آراستہ
و پیراستہ کرے چنانچہ مشہور ہو کہ ایک شخص بڑا ڈھیلا لحیم و شحیم مثل مشہور الفربہ بخواہ
مخواہ مرد آدمی کرتا پہنے ہوے شیخ علی حزین کے پاس آیا وہ پاؤن پھیلائے ہوئے
بیٹھے تھے اوسکو عالم جانکر پاؤن سکوڑ لیے اور پوچھا اسم شریف وہ بولا انیسف شیخ
نے اس لفظ سے اوسکے جہل پر مطلع ہو کر کہا بابا اگر تو انیسف ہستی من چرا پای خود را
بسوی خود کشیدم اور پاؤن پھیلا دیے الحاصل ایک دو بات مین آدمی کا علم و جہل معلوم ہو جاتا
ہو اب صاحبزادے موصوف کی باتون مین سے کئی چیزین بیان کی جاتی ہین ایک یہ کہ
۳۳ صفحے کے اول مین لکھا ہو دجاجۂ مردہ کہ از شکم دجاجہ بعد ذبح بیرون آید حلال است
اعم ازانکہ پوست آن سخت شدہ باشد یا نہ کما فی مجمع البرکات سبحان اللہ سمجھ بوجھ کا ان
صاحبزادے کی کیا کہنا ہو سمجھ جاتا ہو کہ مرغی انڈا دیتی ہو یہ بچہ جنتی ہو حالانکہ مجمع البرکات
مین یون لکھا ہو مرغی کے پیٹ سے بعد مرنے کے بیضہ نکلے تو حلال ہو ماشاء اللہ صاحبزادے نے
اپنے پیٹ سے کیا کیا نئی باتین نکالتے ہین اللہ بچاوے ہر کسی کو ایسی بانگ بے ہنگام
دوسرے یہ کہ پانچوین صفحے مین لکھا ہو رگہائیکہ قطع آن در ذبح باید چہارند نہ سے کہ

آن جای جاری شدن خون ست و آن را حلقوم گویند و مری کہ آن جاے نزول
طعام و شراب ست و ودجان کہ عبارتند از دو رگہا کہ جای جریان خون ند فقط پس
اس عبارت مین حلقوم کو جسے ہندی مین نرخرہ کہتے ہین مجری خون کا لکھا ہی اور حال یہ
ہی کہ وہ مجری نفس کا ہی علاوہ اسکے حلقوم اور مری کو رگ سمجھے ہین کہ چہار رگ کا قطع کرنا
لکھا ہی تیسرے یہ کہ جریش کو جو جای ہلے سے گیہون کے معنی مین ہی ۱۲ صفحے مین جریش
بفتح جیم لکھا ہی آری عاقلان در پے نقط زوند کے شاید یہی معنی سمجھے ہین جو سمجھے
یہ کہ گھوس کو ترجمہ یربوع کا جانکر امام شافعیؒ کے نزدیک حلال لکھا ہی حال آنکہ گھوس
امام شافعیؒ کے نزدیک بھی حرام ہی اوسے فارسی مین خرموش عربی مین بلکشہ کہتے ہین
آری یربوع اونکے یہان حلال ہی مگر وہ اور چیز ہی پانچوین یہ کہ براق کو ۹ صفحے مین مکروہ تحریمی
لکھا ہی اور منشا اوسکا یہ ہی کہ حیوۃ الحیوان مین لکھا ہی براق کا حال گھوڑے کا سا ہی اور
چونکہ وہ شافعی المذہب ہی اور گھوڑا اونکے نزدیک بلا شبہہ بدون کراہت حلال
ہی لہذا اونے اوسکی حلت کی طرف اشارہ کیا صاحبزادے یہ سمجھے کہ گھوڑا ایک روایت
مین امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہی اور آپنے اوسیکو مختار سمجھا ہی حال آنکہ یہ
بھی غلط ہی لہذا خیال کیا کہ جب گھوڑے و براق کا ایک حال ہی اور گھوڑا امام کے
نزدیک مکروہ تحریمی ہی براق بھی ایسا ہی ہوگا بلکہ قطع نظر مراد صاحب حیوۃ الحیوان
کے یہ قیاس بھی غلط ہی کیونکہ دلیل اوس روایت کی کہ قلت آلات جہاد کی لازم آتی ہی
اس مین اصلا جاری نہین چھٹے یہ کہ تنباکو جسے ہندی مین [illegible] کہتے ہین [illegible] سمجھکر

چڑیا کی ہی حیوۃ الحیوان سے مختلف فیہ لکھا ہی حالانکہ طوطی قسم چڑیا کی جسکو لڑکے پالتے
ہین بالاتفاق بلاشبہہ حلال ہی سانوین یہ کہ عقعق اور عکہ کو کہ قسم کوّے کی ہی جو دانہ
ناپاکی دونون کھاتا ہی اس قسم سے جدا جانکر کوّے کی پانچ قسمین لکھین الغرض ایسی کانون
کانون کہان تک نقل کیجیے بحکم مشتے نمونہ از خروارے اسی پر قیاس کر لینا چاہیے
تماشا یہ ہی کہ باوجود اس استعداد و کمالات کے اکابر زمانہ پر مثل مولانا عبد العلی بحر العلوم
و مولانا محمد معین خاتم الفقہاء والمحدثین کے طعن و تشنیع بھی فرماتے ہین اور لکھتے ہین اگرچہ اونکا
یہ قول ہی لیکن ہمارا فتوی اسپر ہی معاذ اللہ چھوٹا منہ بڑی بات بقول حضرت علیہ السلام کے
اَجْرَأُكُمْ عَلَى الْفَتْوَى اَجْرَأُكُمْ عَلَى النَّارِ مسئلے سے واقف نہین فتوی دینے پر طیار پہلے زمانے
مین کوئی بے اجازت اکابر کے جرأت تالیف پر نہین کر سکتا تھا اب وہ زمانہ پہونچا ہی کہ جسکے
پاس دوات و قلم و کاغذ ہی جو چاہتا ہی لکھتا ہی کوئی نہین پوچھتا فَاعْتَبِرُوا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ
اور یہ رسالہ مشتمل ہی اوپر پانچ فصلون کے اور اسکا نام **تمییز الکلام فی بیان**
الحلال والحرام ہی وَعَلَى اللّٰهِ التَّوَكُّلُ وَبِهِ الْاِعْتِصَامُ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ فِي كُلِّ فَصْلٍ وَمَقَامٍ

فصل مذہب حنفیہ مین قواعد کلیہ کہ جامع ہون احکام جمیع حیوانات کو نہین ہین لہذا جو
کتب فقہیہ سے مفہوم ہوئے مذکور ہوتے ہین **قاعدہ** جن جانورون کی حرمت کلام اللہ
اور حدیث سے ثابت ہوئی ہی جیسے سور گدہا او وہ بلاشبہہ حرام ہین **قاعدہ**
جن جانورون مین خون بالکل نہین ہی جیسے مکھی بھنبھیری بھنگا پتنگا تتلی گبرولا بھونرا بھڑ
جونک جون جھینگر کھڑدی بچھو جھری چیونٹی چیونٹا جگنو ۔ رہوئی دیمک کنسلائی اوٹ

گلاڑ وغیرہ سب حرام ہین مگر ٹڈی کہ بغیر ذبح بھی حلال ہی **قاعدہ** جن جانورون مین
خون ہی لیکن خون بہتا ہوا نہین ہی جیسے سانپ چھپکلی گرگٹ وغیرہ سب حرام ہین
قاعدہ جو جانور کہ حشرات الارض ہین یعنی زمین کے اندر رہتے ہین جیسے چوہا چھچھوندر گھونس
نیولا وغیرہ سب حرام ہین مگر خرگوش حلال ہی **قاعدہ** جو جانور کہ دریا مین پیدا ہوتے
ہین اور وہین زندگی بسر کرتے ہین جیسے مینڈک کیکڑا مگرمچھ کچھوا وغیرہ سب حرام
ہین مگر مچھلی کہ مردہ بھی اوسکا درست ہی لیکن وہ مچھلی کہ آپ سے مر کر پانی پر اولٹی ہو جائے
اوسکو طافی کہتے ہین وہ بلاشبہ حرام ہی اور چھوٹی مچھلی جس سے جدا ہونا پتی وغیرہ کا
ممکن نہین اصح یہ ہی کہ وہ مکروہ تحریمی ہی اور اختلاف ہی جھینگے مین جو کہتے ہین وہ مچھلی
ہی اونکے نزدیک حلال ہی اور جو کہتے ہین مچھلی نہین اونکے نزدیک حرام ہی اور کالی مچھلی
اور مارماہی نزدیک امام محمدؒ کے حرام ہی اور امام ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ حلال کہتے ہین اور
فتوی بھی اسی پر ہی **قاعدہ** وہ جانور کہ جنمین دم مسفوح یعنی خون بہتا ہوا ہی گھاس پتے وغیرہ
کھاتے ہین دانتون سے زخم اور شکار نہین کرتے جیسے اونٹ بکری مینڈھا بھیڑ دنبہ گائے
بیل بھینس بھینسا پالو ہون یہ سب یا جنگلی اور نیلگائی گورخر ہرن گینڈا بارہ سنگا
یہ سب حلال ہین لیکن گھوڑا کہ جسکو پارسی مین اسپ کہتے ہین عربی مین فرس نزدیک
امام محمد اور ابو یوسف کے حلال ہی اور امام اعظم سے ایک روایت مین مکروہ ہی بعضے
کہتے ہین کراہت تحریمی مراد ہی بعضے کہتے ہین تنزیہی ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ اول اصح ہی
یعنی برتقدیر روایت کراہت کراہت تحریمی اصح ہی یہ بات صاحب ہدایہ کے نزدیک ہی

کہ اور فقہا کے نزدیک تنزیہی صحیح اور معتبر ہو کافی لکھتا ہو انہ مکروہ کراہۃ تنزیہ وہو الصحیح و
اور بزدوی اور ابو المعین اور قاضی خان نے بھی اسی کو اختیار کیا ہو اور امام اسبیجابی نے
کہا ہذا اوفق بالناس فی بیع لحمہ من غیر نکیر یعنی کراہت تنزیہی بہتر ہو اس لیے کہ گوشت
گھوڑے کا علی العموم بکتا ہو کسی نے آج تک منع نہین کیا سوا اسکے یہی بات موافق
قیاس کے بھی ہو اس لیے کہ یہ ظاہر روایت ہو اور ظاہر روایت کے ہوتے خلاف
اسکا معتبر نہین بدون ضرورت کے معہذا یہ بات بر تقدیر روایت کراہت کے ہو اور
صحیح یہ ہو کہ امام اعظم نے رجوع کیا ہو تین دن مرنے سے پہلے طرف مذہب صاحبین کے
اور یہی قول مفتی بہ ہو چنانچہ کفایہ بیہقی اور درمختار وغیرہ کتب معتبرہ مین اسی پر لفظ علیہ الفتوے
کا موجود اور یہی قول معمول بہ ہو لہذا سارے عالم مین گھوڑے کو بے تکلف ذبح کرتے
ہین اور بغیر نکیر اور استنکار کے کھاتے چلے آتے ہین ضمیمہ شیخ الاسلام مین لکھا ہو
حالا فتوی بر آنست کہ بجوزند پس قول غایۃ الکلام مولفہ کا انچہ خاتم الفقہا فی غایۃ البیان
فی احکام الحیوان فتویٰ بر قول صاحبین نوشتہ اند فتوای صاحب جامع الرموز
و برجندی وغیرہ را شاید کہ مطلع شدند مگر چونکہ در ہدایہ فتویٰ بر کراہت تحریمی نوشتہ است
و از امام ابو حنیفہ بروایت راجحہ کراہت تحریم ثابت میشود لہذا فتوای احقر برین ست
انتہی پایہ اعتبار سے ساقط ہو اس لیے کہ ہدایہ مین لفظ فتویٰ کا نہین ہو بلکہ دونون قولین
تحریم اور تنزیہ کی نقل کرکے کہا کہ اول اصح ہو ہمنے فرض کیا کہ مذہب اول یہی تھا
لیکن جب رجوع کرنا امام صاحب کا قول صاحب درمختار اور کفایہ بیہقی وغیرہ سے

ثابت ہوا اور لفظ علیہ الفتوی کا بھی موجود ہی پس مفتی کو اسی پر فتوی دینا چاہیے منہا
لفظ اصح مقابل میں علیہ الفتوی کے لائق ترجیح کے نہین جیسا کہ مصرح ہی آداب المفتیین
وغیرہ مین پس قول استاد کا بے شبہہ صحیح اور قول غایۃ الکلام والے کا غیر
صحیح غایۃ الامر یہ ہو کہ متقی اور پرہیزگار حنفی المذہب احتیاطًا نکھاوے لیکن تقوی اور
چیز ہی اور فتوی اور قاعدہ وہ پرندے کہ پنجے سے زخم اور شکار نہین کرتے اور
دانہ چگتے ہین جیسے چکور بٹیر لال حریل کوا نیل کنٹھ ہدہد مرغی بطخ کبوتر چڑیا لوا بگلا ممولا
چنڈول مرغابی بلبل مور بیا بزا چکوری چکوا تیتر ابابیل لکلک قاز شتر مرغ طوطی
قمری بوقلمون فاختہ مینا اگن پودنی وغیرہ حلال ہین فائدہ جاننا چاہیے کہ طوطی اردو
مین اوس جانور کو کہتے ہین کہ برابر چڑیا کے ہوتی ہی اور اکثر پر اوسکے زردی مائل
ہوتے ہین اور طوطا اوس جانور کو کہتے ہین کہ اکثر رنگ اوسکا سبز اور چونچ ٹیڑھی
اور وہ پڑھانے سے چند لفظ سیکھ لیتا ہی اور طوطی سے بہت بڑا ہوتا ہی فارسی اور
ترکی مین اوسکو طوطی اور دکھنی مین رانوہ عربی مین ببغا کہتے ہین رسالہ حسیدیہ
صدر جہان مین تصریح اوسکی موجود ہی سو وہ دونون مذہب امام اعظم مین حلال ہین
بعضے علما نے بجہت بدبودار ہونے گوشت کے ببغا کو حرام لکھا ہی لیکن قول اول
صحیح ہی اور اسی تحقیق سے معلوم ہوا کہ کلام بعض کا غلط تھا کہ مرغیست معروف حلال ست
کما فی سراج المنیر و ببغا کہ پرندہ ایست زرد و آن را طوطی گویند و این لغت فارسی ست
بود در اردوی ہندی مستعمل نزد بعض حرام ست بجہت بودن گوشت آن خبیث و بعض آنرا

حلال میگویند بجہت خوردنش پاکی را و نہ آن صاحب پنجہ ست و نہ بقتل آن حکم از شارع ثابت گردیدہ و نہ نہی صادر شدہ و نہ از صاحبان سم ست کذا فی حیوٰۃ الحیوان وطرح ہی و مہمل ہو گئی وجہ سے اول یہ کہ اُردو مین بیناکو طوطی نہین کہتے ہین بلکہ طوطا کہتے ہین جیساکہ حاشیہ خلاصۃ الحقائق مین لکھا ہی دوسرے یہ کہ جسے اُردو مین طوطی کہتے ہین اوس مین ہرگز خلاف نہین ہی سو اسطے کہ وہ قسم عصفور یعنی چڑیا سے ہی اسی سبب سے اوسکا علیحدہ حکم کسی کتاب مین مذکور نہین ہی تیسرے یہ کہ باوجودیکہ مفتی محمد تاج نے سراج المنیر مین اسی واسطے کہ بعضے علمانے طوطی یعنی بینا مین خلاف کیا تھا اور مفتی بہ حلت تھی تصریح کر دی کہ وہ طوطی جسکو ہندی مین طوطا کہتے ہین حلال ہی تا کسی پر طوطی اور طوطا مشتبہ نرہے پھر بھی اس بعض کی سمجھ مین باوجود دیکھنے سراج المنیر کے نہ آیا چوتھے یہ کہ کمال الدین دمیری صاحب حیوٰۃ الحیوان کہ شافعی المذہب ہی اوسکے علی الاصح حرام کہنے سے امام اعظم کے نزدیک کیونکر حرمت ثابت ہوئی پانچوین یہ کہ اکتالیسوین صفحے مین لکھا ہی جسکو ہندی مین طوطا کہتے ہین عربی مین اوسے طوطی کہتے ہین یہ سراپا غلط ہی طوطی فارسی مین کہتے ہین عربی مین ببغا قاعدہ جو درندے کہ دانتون سے زخم اور شکار کرتے ہین جیسے شیر بھیڑیا پلنگ تیندوا لومڑی چیتا بجو بلی کتا ریچھ بندر لنگور گیدڑ سیاہ گوش ہاتھی وغیرہ حرام ہین قاعدہ جو پرندے پنجہ سے زخم اور شکار کرتے ہین جیسے باز باشہ بہری ترمتی چیل شکرہ لگڑ جرہ وغیرہ حرام ہین قاعدہ جو پرندے مردار کھاتے ہین جیسے ہما گدھ وغیرہ وہ حرام ہین اسی واسطے علمانے لکھا ہی کہ کوا چار قسم پر ہوتا ہی ایک وہ کہ زاغ دانہ چگتا ہی اوسکو فارسی مین زاغ کشت

عربی مین غراب الزرع کہتے ہین حلال ہی دوسرا وہ کہ نرا مردار کھاتا ہی اوسکو عربی مین
ابقع کہتے ہین وہ حرام ہی تیسرے وہ کہ پنجے سے شکار کرتا ہی اوسکو فارسی مین کلاغ عربی
میں غداف کہتے ہین وہ بھی حرام ہی چوتھا وہ کہ دانہ بھی کھاتا ہو اور مردار بھی اوسکو عکہ
اور عقعق کہتے ہین حلال ہی نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے مکروہ تحریمی ہی
گر اول مفتی بہ اور صحیح ہی طریق پاک کرنے اون جانورون کا کہ حلال ہین لیکن مردار بھی
کھاتے ہین یہ ہی کہ اونٹ اور گاے کو دس روز تک اور بکری کو چار روز اور مرغی وغیرہ
کو تین روز تک باندھ کر اور بند کرکے دانہ اور گھاس دے بعد اوسکے ذبح کرے اسی پر
فتوے ہی مگر یہ بات اولی ہی اون جانورون مین جنکے گوشت مین نجاست کے کھانے
کی سی بدبو نہ آتی ہو والا جب تک کہ اون مین بدبو باقی رہے باندھ رکھنا ضرور ہی
فائدہ جن جانورون کے ماں باپ مین ایک حلال ہو ایک حرام اوس مین اعتبار مان
کا ہی اگر ماں حلال ہی بچہ بھی حلال ہی اگر ماں حرام ہی بچہ بھی حرام ہی جیسے بغل یعنے خچر حرام
ہی جب ماں اوسکی گدھی ہو اور جب ماں اوسکی گھوڑی ہو نزدیک صاحبین کے بلا شبہ
حلال ہی مگر شافعی اسکو بھی حرام کہتے ہین اور جب ماں اوسکی گاے ہو تو سبکے نزدیک
حلال ہی **فصل** امام نووی نے لکھا ہی کہ نزدیک امام شافعی کے اصل ہر چیز مین حلت
ہی مگر جس مین چار قاعدے پاے جاوین وہ حرام ہی اول یہ کہ کلام اللہ یا حدیث مین
اوسکی حرمت مذکور ہی جیسے سور اور گدہا پالو دوسرا یہ کہ جس کے مارنے کو حضرت رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا جیسے چیل چوہا گرگٹ تیسرا یہ کہ ممانعت فرمائی ہو

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اوس کے مارنے سے بعضون نے ایمن
قید اکرام کی بڑھائی ہو یعنی بہت بزرگی کے مخالف قتل سے ہوئی ہو جیسے آبابیل ہدہد
چڑ ہمایہ کہ خبیث جانا ہو اوسکو عرب نے یعنی جن جانورون کے حق مین حکم تحریم اور تحلیل
اور قتل اور عدم قتل کا کلام اللہ اور حدیث مین نپایا جاوے اس لیے مشکل ہوا ہو جمہور وسکا
حکم تو رجوع کرنا چاہیے طرف اشراف عرب کے زمینون اور جنگلیون کے اگر وہ اوسکو
پاکیزہ جانتے ہون یا کہاتے ہون وقت آسودگی کے یا اوسکا نام رکھین مثل جانور حلال
کے تو وہ بھی حلال ہو اور اگر بد جانتے ہون اوسکو عرب تو وہ حرام ہو جیسے اُلو کہ اوسکو
عربی مین بوم کہتے ہین حرام ہو سب قسم اوسکی مگر بعضی کتابون مین حنفیہ کے مثل برجندی
اور مطالب المومنین اور خزانة المفتیین وغیرہ کے لکھا ہو کہ بوم کہایا جاتا ہو اور بعض مالکیہ بھی
حلال کہتے ہین اور جس جانور کی ناپاکی کا حکم کرین عرب یا نام رکھین مثل جانور حرام کے
تو وہ حرام ہو اور اگر پاکیزہ جانتے ہون اوسکو بعضے اور بد جانتے ہون اور لوگ تو اطاعت
کرنا چاہیے ہمکو اونکی جو بہت ہین اگر دونون برابر ہون اطاعت چاہیے ہمکو قریش کی اگر مختلف
ہون قریش بھی یا سکوت کرین نہ حلت کا حکم کرین نہ حرمت کا یا نہ پاوین ہم قریش اور عرب کو
تو اعتبار کرنا چاہیے حلت اور حرمت مین اوسکے اوس جانور کا جو مشابہت زیادہ رکھتا ہو
اوس سے اور مشابہت کبھی ہوتی ہو صورت مین جیسے گینڈا کہ ترکی مین کرگدن فارسی مین
کرگدن عربی مین حرشش بفتح حا سی بہلہ کہتے ہین مشابہت رکھتا ہو صورت مین بھینس سے
اور ہاتھی سے عضو تناسلی سکے اندر ہونے مین بعض کتب حنفیہ مین لکھا ہو کہ نزدیک امام

ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے حلال ہوا اسواسطے کہ مثل بھینس کے ہو اور نزدیک امام محمد کے
حرام ہوا اس جہت سے کہ مشابہ ہاتھی کے ہو اسی سبب سے مختلف فیہ ہو نزدیک شافعیہ
کے ہو اور کتب مالکیہ اور حنبلیہ مین تصریح اسکی نظر نہین پڑی اور بعض علماے اثنا عشریہ سے
بھی حلت منقول ہو اور مشابہت کبھی ہوتی ہو طبیعت مین یعنی مخالفت اور دشمنی مین پھر اگر برابر
ہوں دونوں چیزیں پائی جاوین اوس جانور کو جو مشابہ ہوا ن کے پس صحیح یہ ہو کہ وہ جانور حلال
ہو بعض اصحاب شافعی نے لکھا ہو کہ جس جانور میں چار شرطین نپائی جاوین تو اوس کے حکم
مین رجوع کیا چاہیے طرف شریعت سابقہ کے جو نزدیک ہو ہماری شریعت سے جیسے اعتبار
اگر اونکی شریعت مین حلال ہو تو حلال ہو اگر حرام ہو تو حرام ہو حضرت امام مالکؒ نے فرمایا
ہو جس جانور کی حرمت کلام اللہ اور حدیث سے ثابت ہو وہ حرام ہو سوا اوس کے
اور جانوروں کو حرام نکہا چاہیے ہاں جو چارپایہ کہ دانت سے اور جو پرندہ پنجے سے زخم
اور شکار کرے اوسکو کروہ تحریمی جاننا چاہیے اور امام احمد بن حنبلؒ بھی مثل امام شافعیؒ کے
چاروں شرطوں مذکورہ کو اعتبار کرتے ہین پس مذہب شافعیؒ اور حنبلیؒ میں جیسے درندہ
چارپایہ حرام ہو مثل شیر وغیرہ کے ویسے ہی درندہ پرندوں کا مثل باز بہری وغیرہ کے اور
جس طرح وہ جانور حرام ہین جنکے مارنے کا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا
جیسے سانپ بچھو چوہا خانگی اوسیطرح حرام ہین وہ جانور کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اونکے مارنے کو منع فرمایا جیسے چیونٹی مکھی شہد کی ابابیل ہدہد ہمگا اور حرام ہو سیاہ گوشت
والا سا ہی لہٹورا بوم وغیرہ اور لکلک طاؤس عکہ مین خلاف ہو امام غزالی نے فرمایا ہو جو

کہ لکلک حلال ہی اور شیخ الاسلام نے فتوی حرمت پر تینون سے دیا ہی اور
حلال ہی کوا سیاہ اور مٹیلا رنگ لیکن کوے سیاہ رنگ مین اختلاف ہی فتوے
حرمت پر ہی اور بلّی پالو بھی حرام ہی وحشی مین اختلاف ہی اصح یہ ہی کہ حرام ہی اور
حلال ہین نزدیک امام شافعیؒ امام مالک اور امام احمد حنبل کے اونٹ گائی بکری وحشی
ہو یا انسی اور گھوڑا بجنسیس وحشی ہو یا انسی اور ہرن گورخر خرگوش گفتار سوسمار
کا گوشت جسکو عربی مین یربوع کہتے ہین سمور سنجاب قاقم حوصل وغیرہ اسیطرح حلال ہی
فاختہ کبوتر وحشی ہو یا انسی بلبل مرغ چکہ شترمرغ بط قاز اور جو جانور ان کی شکل اور
خاصیت پر ہون نشانی حلت پرندون کی دانہ چگنا اور نشانی حرمت کی مردار کھانا اور گوشت
پنجے سے پھاڑنا اور حرام ہین نزدیک شافعیؒ اور حنبلؒ کے مکھی مچھر چھچھوندر گھوس جسکو فارسی مین
خرموش اور عربی مین بلکنہ کہتے ہین پس وہ بڑا بے احتیاط ہی جس شخص نے گھوس کو نزدیک
امام شافعیؒ کے حلال لکھا ہی اور امام مالکؒ درندہ بہائم جیسے چیتا شیر بھیڑیا وغیرہ
اور درندہ پرند جیسے باز بہری وغیرہ اور حشرات الارض جیسے چوہا سانپ وغیرہ کو مکروہ
کہتے ہین بکراہت تحریم اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد حنبل کے وہ چارپائے
حرام ہین جو مردار کھاتے ہین اور بعضے شافعیہ مکروہ جانتے ہین اور طریق پاک کرنے کا
یہ ہی کہ اوس جانور کو قید کرکے اسقدر گھاس اور دانہ دیا جاوے کہ بوی بد اسکے گوشت
سے دفع ہو جاوے اور نزدیک شافعیؒ کے خچر اور جو جانور پیدا ہوا ہو حلال اور حرام سے حرام
ہی امام نووی نے لکھا ہی کہ پرندے دریائی جو سفید نہین ہین مذہب شافعیؒ مین بلاخلاف

حلال ہین اور جانور دریائی جو مچھلی کی صورت پر ہون اور خشکی مین زندہ رہ سکتے ہون
بلکہ مر جاتے ہون سوای مینڈک اور کچھوے اور کیکڑے کے اور پرندے دریائی جو
مفید ہون مذہب اصح امام شافعی رح مین حلال ہین اور بعضے شافعی رح کہتے ہین کہ جسکی
نظیر زمین مین حرام ہی دریا مین بھی حرام ہی اور جسکی نظیر زمین حلال ہی دریا مین بھی
حلال ہی اور بعضے کہتے ہین سب جانور دریائی سوای مگرمچھ اور مینڈک اور سانپ
اور کچھوے اور کیکڑے کے حلال ہین اور برجندی اور حمادیہ مین لکھا ہی کہ نزدیک حنفیہ کے
پرندے دریائی حلال ہین اور بعضے شافعیہ بھی پرندہ آبی کو مطلقاً حلال کہتے ہین مگر لکلک کہ
اوس مین دو قول ہین اور نزدیک امام احمد حنبل کے گدھا اور خچر حرام ہین اور مذہب امام
مالک مین مکروہ اور بعضے اصحاب مالک قائل دونون کی حرمت کے ہین اور نزدیک احمد حنبل
کے سیاہی نیولا حرام ہی اور امام مالک فرماتے ہین کہ سب جانور دریائی مباح ہین
بے ذبح یہان تک کہ مچھلی طافی بھی حلال ہی لیکن سور مین توقف فرمایا ہی اور بعضے مالکیہ سور مین
دو قول نقل کرتے ہین اور بعضون نے کتے اور سور اور انسان آبی کو استثنا کیا ہی اور امام
احمد حنبل فرماتے ہین سوای نہنگ اور سانپ اور مینڈک کے باقی جانور دریائی کہ بے پانی
کے زندگی اونکی دشوار ہی جس شکل اور صورت پر ہون حلال ہین اور مذہب اثنا عشریہ
مین سوائے مچھلی فلوس دار پیدائشی کے اگرچہ سب فلوس اوس کے باقی نرہے ہون جانور
دریائی حرام ہین اور مذہب اثنا عشری مین جانور رہنے والے خشکی کے چار قسم پر ہین
چرندے پرندے درندے حشرات الارض یعنے کیڑے زمین کے چرندے کی دو قسم ہین

انسی و حشی انسی سے حلال ہین بکری گای اونٹ بھینس اور مکروہ ہی گہوڑا خچر گدہا خچر مین
کراہیت زیادہ ہی گدہے سے اور گدہے مین زیادہ گھوڑے سے اور نزدیک بعض علما کے
گدہے مین زیادہ جیسے خچر اور وحشی سے حلال ہوگا وحشی بکری وحشی بھینس وحشی ہرن گورخر اور اکثر
ادریس کہتا ہی گورخر مکروہ ہی اور سوا انکے سب حرام ہین اور پرندون سے حلال ہین جیسے تدار
جیسے قمری موسیچہ کبک دراج زاغ سیاہ کہ چونچ اوسکی سرخ ہو اور زاغ خاکستری اور بط
قاز سرخاب چڑیا وغیرہ سب حلال ہین اور مکروہ ہی ہدہد ابابیل فاختہ اور حرام ہی کوا جنگلی
اور سیاہ کہ پہاڑون مین رہتے ہین اور مردار کہاتے ہین اور موہرا اور چمگادر اور حرام ہی
وہ جانور کہ سنگدان اور چینہ دان اور خارپس پا جیسے تیتر اور مرغ رکھتے ہین نرکھتا ہو
اور وہ جانور پرندہ کہ سنگدان اور چینہ دان اور خارپس پا رکھتا ہو حلال ہی مگر وہ جانور
کہ حکم صریح شرع کا اوسکی حرمت مین وارد ہوا ہو اور لازم نہین ہی کہ یہ تینون رکھتے ہون
بلکہ ہونا ایک چیز کا ان مین سے کافی ہی اور حلال ہی وہ پرندہ کہ اڑنے مین بازو اپنے کو حرکت
دیوے اور حلال ہی وہ جانور کہ اوڑنے مین کبھی بازو کو حرکت دیتا ہو اور کبھی نہ دیتا ہو
لیکن حرکت دینا زیادہ ہو یا دونون برابر ہون اور اگر حرکت نہ دینا زیادہ ہو حرام ہی
اور جانورون آبی مین بھی یہی شرط ہی جو کہ سنگدان اور چینہ دان اور خارپس پا
رکھتے ہون اور سوا اسکے بھی حلال ہین وہ جانور کہ مچھلی کہاتے ہون اور حرام ہین چارپای
جو دانتون سے زخم کرتے ہین اور وہ پرندے جو شکار کرتے ہین جیسے بہری باز باشہ
شاہین چرغ کرگس عقاب اور حرام ہین سب حشرات الارض جیسے سانپ بچھو اور چوہا

خانگی ہو یا جنگلی گھونس تمور سنجاب ساہی گرگٹ گلہری زنبور مکھی کیک پشہ وغیرہ

فصل جاننا چاہیئے کہ سب جانور دو قسم پر ہین پرندے اور غیر پرندے ہر ایک انمین سے دو قسم پر ہین حلال اور حرام اسی لیے واسطے سمجھانے عوام کے چار جدولین نو خانے کی کھینچکر اول خانے مین نام اور دوسرے مین ترکی تیسرے مین فارسی چوتھے مین عربی پانچوین مین حکم مذہب حنفی چھٹے مین حکم مذہب شافعی ساتوین مین حکم مذہب مالکی آٹھوین مین حکم مذہب حنبلی نوین مین حکم مذہب اثنا عشری لکھدیا گیا

جدول پہلی بیان نام اور حکم مین چارپایون اور مچھلی کے کہ مذہب امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالی مین بلا خلاف حلال ہین

اردو	ترکی	فارسی	عربی	بمذہب حنفی	بمذہب شافعی	بمذہب مالکی	بمذہب حنبلی	بمذہب اثنا عشری
اونٹ	دیوود	شتر	بعیر	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
بکری بکرا	قوی	بز	معز	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
بھیڑ مینڈھا	کیلک	میش مادہ و نر	ضان	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
بھینس بھینسا		مادہ گاو نر میش	جاموس جاموس	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
بارہ سنگا	[illegible]	گوزن	رایل	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
خرگوش	توشقان	خرگوش	ارنب	حلال	حلال	حلال	حلال	حرام
دنبہ		میش	کبش	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال

بسراگای		غزغا	بقر جبلی	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
گای بیل	اکز سرادہ نر	گاو	بقر	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
گورخر	قولان	گورخر	حمار وحشی	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
مچھلی	بالغ	ماہی	سمک	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال فلوسدار
نیل گای		نیلہ گاو	بقر دشتی	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
ہرن	کیکسان	آہو	ظبے	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال

جدول دوسری بیان نام اور حکم اون جانورون مین جو اوڑنے والے ہین اور مذہب امام ابو حنیفہؒ مین بلا خلاف حلال ہین

اردو	ترکی	فارسی	عربی	بمذہب حنفیے	بمذہب شافعیے	بمذہب مالکیے	بمذہب حنبلیے	بمذہب اثنا عشریے
ابابیل	قرلانقوج	پرستوک و فرستوک	خطاف و عوار	حلال	حرام مفتی بہا	حلال	مختلف فیہ	مکروہ
بطخ	اودک	بط	اوز	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
بگلا	اخیار	بوتیمار	مالک الحزین	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
بلبل		ہزار داستان	عندلیب	حلال	حلال اصح	حلال	حلال	حلال
بٹیر	بلدرچین	ورتیج	سمانی	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
تیتر	قرقاول	تہو	دراج	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
ٹڈی	چکرکہ	ملخ	جراد	حلال	حلال	[illegible]	حلال	حلال

چکور	کلیاکت	کبک	قبج و حجل	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
چکاوک		چکاوک	قبرہ	حلال	حلال	حلال	حلال	مکروہ
چڑیا	شارجہ	کنجشک	عصفور	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
چکوی چکوا	القود	سرخاب	سمانی و سماسہ	حلال	حلال	حلال	حلال	مکروہ
شترمرغ	دورغوش	شترمرغ	نعامہ	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
فاختہ	کاکو	کوکو و کرکر	فاختہ	حلال	حلال	حلال	حلال	مکروہ
قمری	ایضاً	ایضاً	ایضاً	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
لھندریچہ		موسیچہ	ولبسی	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
کبوتر	کلرجن	کبوتر	حمام	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
کلنگ	درنا	کلنگ	کرکے	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
لکلک	لکلک	لکلک	لقلق	حلال	اصح حرام	حلال	حرام اصح	حرام
مرغ	خروس	خروس	دیک	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
مرغی	نوخ	ماکیان	دجاجہ	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
ممولا		زردپیکانہ	صعوہ	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
مور	طاؤس	طاؤس	طاؤس	حلال	اصح حرام	حلال	مختلف فیہ	حرام
مینا	سفرچین	شارک	زرزور	حلال	حلال	حلال	حلال	حلال
ہدہد	ہدہد	پوپک	ہدہد	حلال	حرام مفتیٰ	حلال	مختلف فیہ	مکروہ

جدول تیسری بیان نام اور حکم اون جانورون مین جو اوڑنے والے نہین ہین اور مذہب امام ابوحنیفہ مین حرام ہین

اردو	ترکی	فارسی	عربی	مذہب حنفی	مذہب شافعی	مذہب مالکی	مذہب حنبلی	مذہب اثنا عشری
بھیڑیا	خودر	گرگ	ذیب	حرام	حرام	مکروہ	حرام	حرام
بجو	کفتار	کفتار	ضبع	حرام	حلال	حلال و مکروہ	حلال	حرام
بلی	پشیک	گربہ	سنور	حرام	حرام	مکروہ	حرام	حرام
بندر	میمون پیچے	بوزنہ	قرد	حرام	حرام	حلال اکرہ	حرام	حرام
بچھو	عقرب	گژدم	عقرب	حرام	حرام	حرام	حرام	حرام
تیندوا	فیلان	پلنگ	نمر	حرام	حرام	مکروہ	حرام	حرام
چیتا	پارس	یوز	فہد	حرام	حرام	مکروہ	حرام	حرام
چوہا جنگلی	اکن ایلاغ	موش دشتی	یربوع	حرام	حلال	حلال	مختلف فیہ	حرام
چوہا خانگی	سیچان	موش خانگی	فار	حرام	حرام	مکروہ	حرام	حرام
ریچھ	ریو	خرس	دب	حرام	حرام	مکروہ	اصح حرام	حرام
سور	دونقوز	خوک	خنزیر	حرام	حرام	حرام	حرام	حرام
سنجاب	سنجاب	سنجاب	سنجاب	حرام	اصح حلال	مختلف فیہ	مختلف فیہ	حرام
ساہی	کرپنے	خارپشت	قنفذ	حرام	اصح حلال	حلال	حرام	حرام

سانپ	ییلان	مار	حیّه	حرام	حرام	مکروه	حرام	حرام
شیر	ارسلان	شیر	اسد	حرام	حرام	مکروه	حرام	حرام
کچھوا	تسابغه	سنگ پشت	سلحفاة	حرام	حرام اصح	حلال	حلال	حرام
کتّا	ایت	سگ	کلب	حرام	حرام	حرام	حرام	حرام
کیکڑه	ایلان	خرچنگ	سرطان	حرام	حرام	حلال	حلال	حرام
گیدڑ	چقال	شغال	ابن آوی	حرام	اصح حرام	حلال	حلال	حرام
گدہا	اشک	خرخانگی درازگوش	حمار اہلی	حرام	حرام	مکروه	حرام	مکروه
گوہ	کلیرامن	سوسمار	ضبّ	حرام	حلال	حلال	حلال	حرام
لومڑی	تلکی	روباه	ثعلب	حرام	حلال	حلال	مختلف فیه	حرام
ناکا	ملقون	نہنگ	تمساح	حرام	اصح حرام	مکروه	حرام	حرام
نیولا	خرماجانی	راسو	ابن عرس	حرام	اصح حلال	حلال	حرام	حرام
ہاتھی	پیل	پیل	فیل	حرام	اصح حرام	مکروه	حرام	حرام

جدول پانچویں بیان نام اور حکم اون جانوروں مین جو اوڑنے والے ہین اور مذہب امام ابو حنیفہ مین حرام ہین

اردو	ترکی	فارسی	عربی	مذہب حنفی	مذہب شافعی	مذہب مالکی	مذہب حنبلی	مذہب اثنا عشری
باز	قزل قوش	باز	بازی	حرام	حرام	مکروه	حرام	حرام

باشہ	قرقی	باشہ	باشق	حرام	حرام	مکروہ	حرام	حرام
بہری	بہری	بہری	بہری	حرام	حرام	مکروہ	حرام	حرام
ترمتی	ترمتی	ترستاے	ترمتی	حرام	حرام	مکروہ	حرام	حرام
جرہ	انکلو	چرغ	صقر	حرام	حرام	مکروہ	حرام	حرام
چیل	چلقان	[illegible]	حداۃ	حرام	حرام	حرام	حرام	حرام
چمگادر	شپرہ	شپر	خفاش	حرام	حرام	حرام	حرام	حرام
گدھ	فخر	کرکس	نسر	حرام	حرام	مکروہ	حرام	حرام

فصل نزدیک امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے ذبح مین چار چیزین کاٹنا چاہیے حلقوم جسمین سے نفس یعنے دم آتا جاتا ہی مری جسمین کھانا جاتا ہی ودجان وہ دو رگین دو طرف گردن کے جن مین جاری ہوتا ہی خون اگر کاٹی جاوین اکثر ان چارون مین سے تو بھی حلال ہی نزدیک ابی حنیفہ رح کے کہا امام محمد اور ابو یوسف نے ضرور ہی کاٹنا حلقوم اور مری اور ایک دونون ودجان کا مگر صحیح ہی قول ابی حنیفہ کا اسواسطے کہ اکثر کے لیے حکم ہی کل کا اور جامع صغیر مین لکھا ہی جبکہ کاٹا جاوے نصف حلقوم اور نصف ودج اور نصف مری نہین حلال ہی اسواسطے کہ حلال اوسوقت ہوتا ہی جب سب کٹین یا اکثر اور نصف کیواسطے نہین ہی حکم کل کا احتیاط کی جگہ پر اور امام محمد سے یون روایت ہی کہ جبوقت کاٹا جاوے حلقوم اور مری اور اکثر ودجان سے حلال ہی اور جس مین اسقدر نہ کٹے وہ حلال نہین فرمایا ہی مشائخ ہمارے نے یہ اصح جوابات ہی جاننا چاہیے کہ حلال کرنا دو قسم پر ہی اختیاری

اور اضطراری اختیاری مین کاٹنا حلقوم وغیرہ کا چاہیے تیز چیز سے اور محل اوسکا جبڑے
کے نیچے سے چنبر گردن تک ہے اور وہ بھی دو قسم ہین ایک ذبح کہ سوا اونٹ کے
اور جانورون مین اول حلق مین کرتے ہین دوسرے نحر کہ اونٹ کے آخر حلق مین
نیزہ مار کر حلال کرتے ہین اور اضطراری زخمی کرنا جانور کا ہے جس جگہ ہو سکے ناچاری
سے جیسے جانور کوئے مین گر پڑا ہو وہان جا کر ذبح نہین کر سکتا دور سے نیزہ مارے
جہان لگے حلال ہے یا صید ہو یا پالو جانور کسی کا وحشی ہو جاوے اگرچہ شہر مین ہو مگر
بکری شہر مین اگر وحشی ہو جاوے تو اوسکو حلال کرنا اضطراری جائز نہین اور وقت
قدرت کے ذبح اور نحر پر حلال کرنا بطور اضطراری کے روا نہین اگر نحر کیا غیر اونٹ
یا ذبح کیا اونٹ کو تو حلال ہے لیکن مکروہ ہے اسواسطے کہ سنت اونٹ مین نحر ہے اور غیر اسکے
مین ذبح اور مضایقہ نہین ذبح مین درمیان کل حلق کے خواہ اسفل خواہ اوسط خواہ اعلے
قصاب نے ذبح کیا بکری کو اندھیری رات مین سو کاٹا اعلے کو حلقوم سے یا اسفل کو
اوس سے حرام ہے کھانا اوسکا اسواسطے کہ یہ ذبح اپنی جگہ پر نہین ہوا بعد اسکے جاننا چاہیے
کہ شرایط ذبح کے کئی قسم ہین بعضے اونکے شامل ہین ذبح اختیاری اور اضطراری
دونون کو اور بعض اونکے خاص ہین ایک مین نہ دوسرے مین شرط عام جیسے ذابح
کا عاقل ہونا پس نہ کھایا جاوے گا ذبیحہ مجنون اور لڑکے کا کہ عقل نہین رکھتا پھر اگر ہو
لڑکا کہ جانتا ہو ذبح کو اور قادر ہو اوس پر کھایا جائیگا ذبیحہ اوسکا اسیطرح حکم ہے مدہوش کا
اور اونکا مسلمان یا کتابی ہونا پس نہ کھایا جائیگا ذبیحہ مشرک اور مرتد کا اور بسم اللہ

اللہ اکبر کہنا اوسکا وقت ذبح کے پس اگر بسم اللہ کہی غیر نے اور ذابح ساکت رہا اگرچہ
بھولا تو حلال نہین اور ارادہ کرنا بسم اللہ کا ذبیحہ پر پس اگر ارادہ کیا ہو اوس سے
شروع عمل کا تو حلال نہین اور جیسے بسم اللہ کہنا ذابح پر واجب ہی ویسے ہی
معین پر معین اوسکو کہتے ہین جو ذبح کرنے والے کے ہاتھ کے ساتھ اپنا ہاتھ چھری
وغیرہ آلہ ذبح پر رکھکر اعانت کرے ذبح مین اور اللہ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام
نلینا ورنا حلال نہین اور قصد کرنا اسم اللہ سے تعظیم اوسکی کا اور بسم اللہ کہنے
کے بعد اختیاری مین فوراً ذبح کرنا پس نہین جائز ہی تقدیم اوسکی مگر اوسقدر کہ اوس
سے چارہ نہین اور اضطراری مین وقت تیر پھینکنے اور چھوڑنے شکاری جانور کے
کے اور شرط ہی کہ ذابح محرم نہو یہ مذکور ہوا اون سب چیزون کا جو ذابح سے
تعلق رکھتی ہین لیکن وہ چیزین کہ رجوع کرتی ہین طرف محل ذبح کے بعض اون سے
تعیین محل کی ہی وقت تسمیہ کے ذکوۃ (ذبح) اختیاری مین اور بعضے اوس سے قیام اصل
حیات کا ہی ستائس مین وقت ذبح کے قلیل ہو یا کثیر قول ابی حنیفہ مین اور نزدیک
امام محمد اور ابو یوسف کے نہین کافی ہی قیام اصل کا بلکہ اعتبار ہی حیات مستقرہ کا اور
ذبیحہ مین ضرور ہی ایک دو چیزون سے یا حرکت کرے یا خون نکلے سو اگر نہ پائی جاوین
دونون چیزین حلال نہین ہی اور اگر ذبح کیا بکری یا گاے کو اور نکلا اوس سے خون
جیسے نکلتا ہی زندہ سے اور حرکت نکی کھانا اوسکا جائز ہی نزدیک ابی حنیفہ کے ایک
شخص نے ذبح کی بکری بیمار سو حرکت نکی مگر منہ اوس نے کھول دیا

کھانا اوسکا درست نہین اور اگر بند کر لیا کھانا اوسکا درست ہو اور اگر کھول دیا اوسنے
آنکھون کو نہ کھائی جاے گی اور اگر بند کر لیا آنکھون کو کھانا اوسکا درست ہی اور اگر
پھیلا دیا پاؤن کو کھانا اوسکا درست نہین اور اگر سمیٹ لیا کھانا درست ہو اور کھڑے
ہو جاوین بال اوسکے تو کھانا درست ہو اور اگر بکھر جاوین تو درست نہین یہ سب
حکم اوسوقت مین ہین کہ زندگی اوسکی معلوم ہنو وقت ذبح کے لیکن جبکہ یقین ہو
اوسکی حیات کا وقت ذبح کے کھانا اوسکا درست ہی ہر حال مین اور حکم ذبح کا
یہ ہو کہ مذبوح پاک ہی اور حلال اگر جنس ماکول سے ہو اور اگر غیر ماکول سے ہو تو
پاک ہو واسطے انتفاع کے حلال نہین اور جائز ہی ذبیحہ مخنث اور خنثی کا اور مکروہ نہین
ذبح کرنا اور پکانا برص والے کا عورت مسلمہ اور کتابی ذبح مین مثل مرد کے ہی اور
کھایا جاوے گا ذبیحہ گونگے کا جسوقت ذبح کیا بکری کو گردن کے پیچھے سے اگر کٹ گیا
اکثر چارون مذکور کا قبل مرنے کے تو حلال ہو ورنہ حلال نہین مگر مکروہ ہی اسطور سے
حلال کرنا اسواسطے کہ خلاف سنت ہو اور زائد ایذا دینا ہو جانور کو بکری یا گاے
اگر قریب ہو جننے کے تو مکروہ ہو ذبح کرنا اوسکا اسواسطے کہ اسمین ضائع کرنا بچے کا ہی
قول ابی حنیفہ رح کا اسواسطے کہ نزدیک اونکے بچہ پیٹ کا نہین حلال ہوتا ہی اوسکی ماکے
ذبح کرنے سے اور آلہ ذبح کرنے کا تیز چاہیے کوئی چیز ہو اور مستحب ذبح مین یہ ہی
گردن کو ہو اور مکروہ ہو ذبح مین اتنا کاٹنا کہ سر علیحدہ ہو جاوے اور مکروہ ہی
کھینچنا ذبیحہ کا پاؤن کھسلاتے طرف مذبح کے اور مکروہ ہو کہ بعد لٹانے کے تیز کرے

چھری کو سامنے ذبیحہ کے اور مکروہ ہی ذبح کرنا ایک جانور کا دوسرے کے سامنے اور
مکروہ ہی ترک توجہ کا طرف قبلے کے واسطے مخالفت سنت کے پس مراد مکروہ سے تنزیہی
ہی بلکہ بعض کتابون مین لکھا ہی کہ مستحب ہی توجہ طرف قبلے کے فتاوی عالمگیری مین
مذکور ہی اذا ذبحہا بغیر توجہ القبلۃ حلت ولکن یکرہ یعنی جب کسی نے ذبح کیا جانور کو اور
اوسکا منہ قبلے کیطرف نتھا حلال ہی مگر مکروہ ہی یعنی مکراہت تنزیہی اسواسطے کہ اگر
کراہت تحریمی مراد ہوتی کلمہ حلت کا نکہتا کیونکہ حکم حرام اور مکروہ تحریمی کا قریب ہی
پس بڑا تعجب ہی اوس شخص سے جسنے لکھا و ذبیحہ را ضرورست کہ رخش بطرف قبلہ باشد
واگر بغیر توجہ قبلہ ذبح واقع خواہد شد آن ذبیحہ مکروہ تحریمی خواہد شد اور حوالہ کیا
عالمگیری پر وای بر حال ایسے شخص کے کہ عالمگیری کی عبارت کہ نہایت صاف ہی سمجھے نہیں
پھر ارادہ کرے تصنیف کا اور اگر لٹایا ذبیحہ کو اور لیا چھری کو اور بسم اللہ اکبر کہا پہر
رکھدیا اوس چھری کو اور اوٹھالیا دوسری چھری کو پھر ذبح کیا حلال ہی اور اگر لٹایا
بکری کو اور لیا چھری کو اور بسم اللہ کہی پھر چھوڑ دیا اوسکو اور ذبح کیا بکری دوسری
کو اور ترک کیا بسم اللہ کو قصداً حلال نہین ہی اور جب لٹایا بکری کو واسطے ذبح کے
اور بسم اللہ کہی پھر کلام کیا انسان سے یا پیا پانی یا تیز کیا چھری کو یا کھایا ایک لقمہ
کھانے کا یا مثل اسکے اور عمل قلیل کیا حلال ہی ذبح کرنا اوسی بسم اللہ سے اور اگر
طویل ہوا کلام اور بہت ہوا عمل مکروہ ہی کھانا اوسکا پہچان قلیل اور کثیر کی لوگون کی
عادت پر موقوف ہی جسکو کثیر جانین لوگ وہ کثیر ہی جسکو قلیل جانین وہ قلیل ہی اور اگر

بسم اللہ اللہ اکبر کہا بعد اوسکے اوٹھ بھاگی بکری پھر پکڑ لایا اوسکو جاے ذبح مین تو اوس تسمیہ کا اعتبار نہین ہی اور اگر ذبح کیا دو بکریون کو اوپر تلے لٹا کر ایک ہی پھیر سے چھری کے تو ایک ہی بسم اللہ کافی ہی اور اگر کئی چڑیان ہاتھ مین تھین ایک کو ذبح کیا بسم اللہ اللہ اکبر کہکے بعد اوسکے دوسری کو ذبح کیا بغیر کہے اوسکے تو دوسری حلال نہین ہی لیکن اگر پھیرا چھری کو سب پر ایک ہی مرتبہ تو ایک ہی بار بسم اللہ اللہ اکبر کافی ہی فقط امام شافعی فرماتے ہین کاٹنا حلقوم اور مری کا ذبح مین کافی ہی اور کاٹنا دو جان کا مستحب اور حضرت امام مالک فرماتے ہین کہ ذبح مین چارون چیزونکا کاٹنا شرط ہی حضرت امام احمد حنبل سے ایک روایت موافق امام مالک کے ہی اور ایک روایت موافق امام شافعی کے اور یہ قول مختار ہی اکثر حنبلیہ کا اور نزدیک امام شافعی کے آٹھ چیزین ذبح مین سنت ہین اول چھری تیز کرنا دوسرے قوت اور جلدی سے ذبح کرنا تیسرے وقت ذبح کے ذابح کو منہ طرف قبلے کے کرنا چوتھے ذبیحہ کو قبلہ رو کرنا پانچوین بسم اللہ اللہ اکبر کہنا چھٹے اونٹ کو نحر کرنا اور باقی جانورون کو ذبح کرنا اگر ذبح کرے اونٹ کو اور نحر کرے اور جانورون کو حلال ہی مکروہ بھی نہین ہی لیکن مستحب ہی اور ایک قول مین مکروہ ہی اور امام مالک اسطرف گئے ہین کہ اونٹ کو ذبح کرنا اور بکری کو نحر کرنا حلال نہین اور گاے مین حلت دونون طور سے حاصل ہوتی ہی ساتوین بکری کے تئین بائین پہلو پر لٹانا اور داہنا پاؤن اوسکا کھلا رہنے دینا اور دونون ہاتھ اور بایان پاؤن باندھنا اور اونٹ کو وقت نحر کے تین پاؤن سے کھڑا کرنا

اور زانو کو باندھنا یا دونون زانو پر لٹانا آٹھوین یہ کہ روح نکلنے سے پہلے جانور کا پوست
کھینچنا اور گردن توڑنی نچاہیے اور کوئی عضو جدا نکیا چاہیے اور حرکت بھی نہ دی جائے
اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کھینچا جائے اور اس مرتبے پر نکاٹین کہ نخاع تک پہونچے
اور نزدیک امام شافعی رح کے اگر پیچھے گردن سے ذبح کیا اسطرح پر کہ منتہی بہ حلقوم اور مری
ہوا پھر اگر حرکت اوسکی مثل مذبوح کے قبل کٹنے حلقوم اور مری کے پہونچے اور کاٹنا حلقوم
اور مری کا بیفائدہ ہوا دسدم وہ جانور حرام ہو اور اگر حیات مستقرہ قبل اوسکے باقی ہو
اور سدم کاٹنے حلقوم اور مری سے ویسے ہی حلال ہوتا ہو جیسے ہاتھ اور پاؤن پہلے
کاٹ کر ذبح کرین اور امام مالک اور امام احمد حنبل پھر شق کو اسکے حرام کہتے ہین بسبب
مخالف ہونے کے مامور بہ شرعی سے مذہب اثنا عشریہ مین ذبح مین گیارہ چیزین
شرط ہین اوّل یہ کہ جانور مذبوح اوس جنس سے ہو کہ گوشت اور پوست اوسکا ذبح
سے پاک ہو جاتا ہو خواہ گوشت اوسکا کھایا جاوے یا نہ کھایا جاوے مثل گاے بکری ونٹ
وغیرہ کے کہ حلال ہین اور پاک اور مثل شیر اور بھیڑیا وغیرہ درندون کے کہ کھانا اوسکا
حلال نہین ہو مگر ذبح سے پاک ہوتا ہو گوشت اور پوست اونکا دوسرے یہ کہ ذابح مسلمان
ہو یا حکم اوسکے مین تیسرے یہ کہ وقت قدرت اور اختیار کے لوہے یا فولاد سے ذبح کیا
جاوے اور اگر حالت اضطرار مین یا اس خوف سے کہ جانور مردار نہو جائے بغیر لوہے کے
آلے دوسرے سے ذبح کیا جاوے حلال ہو چوتھے یہ کہ چارون چیزین حلقوم اور
مری اور دو رود جان سب کاٹی جاوین اور اگر بعض کاٹی جاوین اور بعض نہ کاٹی جاوین

حلال نہین ہی یہی قول مشہور اور مفتی بہ ہی پانچوین یہ کہ اونٹ کو نحر کرین اور باقی
جانورون کو ذبح کرین چھٹے یہ کہ منہ ذبیحے کا طرف قبلے کے ہو اگر قصداً ترک کیا
جاوے حرام ہی اور اگر سہواً یا اضطرار سے یا جہت عدم علم قبلے سے ترک کیا
جاوے حلال ہو ساتوین یہ کہ وقت ذبح اور نحر کے کلمۂ بسم اللہ اللہ اکبر کہا جاوے
آٹھوین یہ کہ کاٹے چارون کو بے فصل کے نوین یہ کہ موت جانور کی ذبح سے ہو
نہ سبب دوسرے دسوین یہ کہ مذبوح بعد ذبح کے حرکت کرے یا خون معتدل گلے
کاٹے ہوئے سے نکلے گیارہوین یہ کہ قصد ذبح کا ہو اور بکری کو اسیطرح ذبح کرنا
چاہیے کہ دونون ہاتھ اور ایک پاؤن باندھین اور ایک چھوڑ دین بعد اسکے ذبح
کرین اور بعد ذبح کے بال یا پشم اسکے نگاہ رکھین یہان تک کہ وہ ذبیحہ سرد ہو جاوے
اور گائے کے چارون پاؤن باندھین اور دم چھوڑ دین اور اونٹ کے دونون
ہاتھ بغل پر باندھین اور دونون پاؤن چھوڑ دین اور سنت ہی کہ مرغ کو بعد ذبح کے
چھوڑ دین اور سنت ہی جلدی ذبح کرنا اور تیز کرنا چھری کا اور مکروہ ہی رات کو
ذبح کرنا مگر بضرورت اور مکروہ ہی دن جمعے کے پہلے نماز سے ذبح کرنا اور مکروہ ہی
کہ ایک جانور کو ذبح کرین اور دوسرا دیکھتا ہو اور مکروہ ہی کاٹنا حرام مغز کا کہ درمیان
استخوان گردن کے ہوتا ہی اور بعضون نے حرام کہا ہی اور مکروہ ہی پوست کھینچنا
جانور مذبوح کا سرد ہونے سے پہلے اور بعضے اسکو حرام جانتے ہین **فصل**
نزدیک امام اعظم کے ذبیحے سے سات چیزین مکروہ ہین ذکر دونون خایہ مقام

پیشاب مادہ کا غدود پتّا پھکنا حرام مغز اور تعجب ہو صاحب غایۃ الکلام سے کہ لکھتا ہو نصاب الاحتساب مین فتوی عدم کراہت حرام مغز کا لکھا ہو حالانکہ اوسمین مکروہ لکھا ہو علما کا کراہت مین خلاف ہو بعضے کراہت تنزیہی مراد لیتے ہین اور بعضے کراہت تحریمی بلکہ بعضون نے حرام لکھا ہو مگر دم مسفوح یعنی خون بہتا ہوا بلا شبہہ سب کے نزدیک حرام قطعی ہو بحکم آیہ کریمہ حُرِّمَت عَلَیکُمُ المَیتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحمُ الخِنزِیرِ پس معلوم ہوا کہ جس شخص نے لکھا ہو لیکن خون روان مکروہ تحریمی ست شاید وہ حرام اور مکروہ تحریمی مین فرق نہین جانتا اور سواے ان سات چیزون کے سب مباح ہین اور خون کبد اور تلی اور رگ گوشت کا نہ حرام ہو نہ نجس نزدیک امام اعظم رح کے حرام اور ناپاک وہی خون ہو جو رگون سے جاری ہوتا ہو اور جو خون کہ گوشت مین لگا ہوا ہو نہ حرام نہ ناپاک پس گوشت کو بغیر دہوے پکاکے کھانا اوسکا جائز ہو لیکن خلاف لطافت طبع کے ہو حدیث صحیح مین آیا ہو کہ جیسے ہمارے واسطے دو مردے حلال ہین مچھلی اور ٹڈی اسیطرح دو خون بھی حلال ہین کلیجی اور تلی اور نزدیک امام شافعی رح کے دونون خون حرام اور ناپاک ہین سو اگر گوشت کو بغیر دہوے پکایا اوسکا کھانا اونکے نزدیک منع ہوا اور مذہب اثنا عشریہ مین جانور مذبوح سے پندرہ چیزین حرام ہین اول خون بہتا ہوا کہ نکلے رگ سے کاٹنے کے وقت نہ وہ خون کہ بعد ذبح کے گوشت مین رہے بلکہ وہ حلال ہو اور پاک اور دم غیر مسفوح یعنے وہ خون کہ بہتا نہین اوس جانور سے کہ حرام ہو جیسے بندر مینڈک حرام ہو نجس نہین دوسرے گوبر کہ اوجھڑی مین ہوتا ہو تیسرے تلی چوتھے ذکر پانچوین دو زن

خصیے چھٹے مثانہ یعنی جگہ پیشاب کی ساتوین مرارہ یعنی پتا آٹھوین مشیمہ یعنی وہ پوست کہ
اوسمین بچہ رہتا ہو نوین فرج دسوین نخاع یعنے حرام مغز گیارہوین علباؤ وہ دو رگین زرد مین
کہ پیچھے گردن سے کھنچی ہوتی ہین دم تک بارہوین ذات الاشاجع یعنی اصول اونگلیونکے
کہ متصل ہوتے ہین ہتھیلی ظاہر سے تیرہوین حدقہ یعنی سیاہی چشم چودہوین خرزۃ الدماغ
وہ ایک چیز زرد ہی چنے کے برابر کہ درمیان مغز سر کے ہوتی ہی پندرہوین غدہ بچہ کہ اپنے
ماں کے پیٹ مین ہی اگر اوسکی ماں کو ذبح کرین اور بچے کی ابتک خلقت تمام ہوئی ہو حرام ہی
وہ بچہ سب کے نزدیک اور اگر خلقت تمام ہوئی ہو اور پشم اور مو نکال لایا ہو اگر بعد
ذبح ماں کے مرا ہو یا قریب بمرگ نکلا ہو حلال ہی مذہب امام مالک اور محمد پہ ذبح کرنا اوسکی
ماں کا کافی ہی اوسکی حلت مین اور وہ بچہ کہ ابتک پشم اور بال اوسکے نہ نکلے ہون حلال
ہی مذہب امام شافعی اور احمد پہ اور ذبح کرنا اوسکی ماں کا کافی ہی اوسکی حلت مین اور نزدیک
ابوحنیفہ اور زفر اور حسن بن زیاد کے حرام ہی وہ بچہ کہ مردہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا ہو
خواہ تمام خلقت ہو یا نہو خواہ پشم اور بال نکلے ہون یا نہ نکلے ہون اور جو سسکتا ہوا
نکلے اوسکو ذبح کرنا چاہیے اور جو بچہ کہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا ہو اور حیات ممتد
رکھتا ہو اوسکو ذبح کرنا چاہیے جمیع مذاہب مین اور مذہب اثنا عشریہ مین جو بچہ کہ اپنی
ماں کے پیٹ سے نکلے اگر خلقت اوسکی تمام ہوئی ہو یعنی پشم اور بال نکال لایا ہی
اور ابتک روح اوسکے بدن مین نہین آئی ہی وہ ذبح سے اپنی ماں کے حلال ہو جاتا ہی
اور اگر روح اوسکے بدن مین پہونچی ہی سو اگر زندہ پیٹ سے نکلے واجب ہی کہ اوسکو بھی ذبح کرین

اور اگر زندہ نہ نکلے ذبح ہونے سے ماں کے حلال ہو جاتا ہی اور بعضے اوس بچے کو کہ زندہ
پیٹ سے اپنی ماں کے نکلے اور اسقدر زندہ نرہے کہ اوسکو ذبح کرین مرجاے و حلال جانتے
ہین اور اگر بقدر ذبح کے زندہ رہا اور ذبح نکیا اور مرگیا حرام جانتے ہین خواہ ذبح نکرنا
بسبب عدم آلہ کے ہو خواہ سبب دوسرے سے اور اگر اوسکی خلقت تمام ہوئی ہو حلال ہی
اور شیر جانور حلال کا حلال ہی اور حرام کا حرام ہی اور مکروہ کا مکروہ ہی جمیع مذاہب مین
اور بیضہ پرندون حلال کا حلال ہی اور حرام کا حرام ہی جمیع مذاہب مین مذہب اثنا عشریہ
مین وہ بیضہ کہ پیٹ سے مرغی مردہ کے نکلے اور پوست اوسکا مضبوط ہوگیا ہو پاک اور
حلال ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے جو بیضہ کہ پیٹ سے مرغی مردہ کے نکلے خواہ پوست
اوسکا سخت ہوا ہو یا نہوا ہو کھانا اوسکا درست ہی جیسا کہ مجمع البرکات مین لکھا ہی اکل دجاجۃ
المیتۃ اذا اخرجت من بطنہا البیضۃ تؤکل عندنا سواء اشتد قشرہا او لم یشتد قشرہا

تمت

خاتمۃ الطبع بفضل واہب العطایا والمنعام کتاب لاجواب مسمی بتمیز الکلام در بیان
حلال و حرام از تصنیف لطیف ماہر علم و فن جناب مولوی محمد صالح ابو الحسن صاحب سلمہ والمنن
در مطبع نظامی واقع کانپور ماہ فروری ۱۸۸۶ء باہتمام عاجز محمد عبد الرحمن خان مہتمم مطبع در کسوت طبع بصارت نوید بغرض افادۂ خاص و عام گردید

ختم خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبوعہ مطبع نظامی کی ہے مہر اور دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے فقط

محمد عبد الرحمن

محمد روشن خان حنفی سنہ ۱۲۰۳
محمد عبد الرحمن خان